السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مختلف مذاہب (اسلام ' مسیحیت اور یہودیت وغیرہ) کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش اسلامی اور شرعی کوشش ہے ؟ کیا ایک سچے مسلمان کیلیئے اس کیطرف دوسروں کو بلانا اور اس کی تحریک کی مضبوطی کے لئے کام کرنا جائز ہے ؟ میں نے سنا ہے کہ جامعہ ازہر اور دیگر اسلامی اداروں میں بھی اس قسم کا کام ہوتا ہے ۔ اس کے علاوہ کیا اہل سنت والجماعت اور مختلف شیعہ فرقوں ، درزیہ ، اسماعیلیہ اور نصیریہ وغیرہ کو ایک دوسرے سے قریب لانے کی تحریک سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے ؟ کیا اس قسم کا ملاپ ممکن بھی ہے ؟ ان میں سے اکثر بلکہ سبھی فرقے ایسے عقائد رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور اہل اسلام اور اہل سنت سے دشمنی پر مبنی ہیں ۔ کیا اس قسم کا تقارب اور ملاپ شرعاً جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایمان کے جو بنیادی ارکان اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر نازل کی ہوئی کتابوں تورات ' انجیل ' زبور اور قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں اور جن کی دعوت ابراہیم علیہ السلام ' موسیٰ علیہ السلام اور دیگر نبیوں اور رسولوں نے دی (۱) ہے، وہ یکساں ہیں ۔ ان میں سے جو نبی مبعوث ہوا اس نے اپنے بعد آنے والے کی بشارت دی اور جو بعد میں آیا اس نے اپنے سے پہلے آنے والے کی تصدیق اور اس کی عظمت وشان بیان کی ۔ اگرچہ حالات ' زمانے اور بندوں کی مصلحت کے تقاضوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حکمت ' عدل اور رحمت کے پیش نظر فروعی مسائل میں تبدیلی آتی رہی ' لیکن بنیادی مسائل ہمیشہ یکساں رہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ) البقرۃ ۲ ۲۸۵

''رسول اس چیز پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے نازل کی گئی اور مومن بھی (ایمان لائے) ۔ ہر کوئی اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں فرق نہیں کرتے ۔ انہوں نے (مومنوں) نے کہا ''ہم نے سن لیا اور مان لیا، اے ہمارے رب! تیری بخشش (چاہتے ہیں) اور تیری طرف ہی واپسی ہے ۔''

نیز ارشاد ہے:

(وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰۗىِٕكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا) النساء ۴ ۱۵۲

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کیا، یہی لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان کے اجر عطا فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۔''

اس کے علاوہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ) آل عمران ۳ ۸۱-۸۳

''جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے وعدہ لیا (اور انہیں فرمایا) کہ میں نے تمہیں جو کتاب اور حکمت دی ہے پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے جو تمہارے پاس موجود (ہدایت) کی تصدیق کرنے تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے ۔ فرمایا 'کیا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا عہد قبول کیا؟ انہوں نے کہا: ہم نے اقرار کیا ۔ ''گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں ۔ پس جو کوئی اس کے بعد (وعشہ سے) پھرے، تو یہی لوگ فاسق ہیں ۔ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا (کوئی اور) دین ڈھونڈتے ہیں ۔ حالانکہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے، خوشی سے یا مجبوری سے، اس کا فرماں بردار ہے اور اسکی طرف ان سب کو واپس لے جایا جا ئیگا ۔''

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَھُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ) آل عمران ۳ ۸۴-۸۵

''اے پیغمبر!) کہہ دیجئے! ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر بھی جو ہم پر نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو ابرہیم ' اسماعیل ' اسحاق ' یعقوب اور آل یعقوب علیہ السلام پر نازل کیا گیا اور جو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور (دوسرے) نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ملا ۔ ہم ان (نبیوں) میں سے کسی میں بھی فرق نہں کرتے اور ہم اس (اللہ) ہی کے فرماں باردار ہیں اور جو کوئی اسلم کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا ۔''

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعوت توحید کا ذکر فرمایا اور دوسرے رسولوں کا ذکر فرمایا، پھر ارشاد فرمایا:

(اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ فَاِنْ یَّکْفُرْ بِھَا ھٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَکَّلْنَا بِھَا قَوْمًا لَّیْسُوْا بِھَا بِکٰفِرِیْنَ ۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰىھُمُ اقْتَدِہْ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ (المائدۃ ٦ ٨٩۔ ٩٠

''یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب 'حکم اور نبوت دی ۔ پھر اگر یہ لوگ (مکہ والے) ان (باتوں) کا انکار کرتے ہیں تو ہم نے ان پر (ایمان لانے) کیلیئے ایسے لوگ مقرر کردیئے ہیں جو ان کے منکر نہیں ۔ یہ وہ لوگ ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے راہ دکھلائی 'لہٰذا' تو ان کی ہدایت کی پیروی کر ۔ فرمادیجئے ''میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا یہ تو جہاں والوں کے لئے ایک نصیحت ہے ۔''

نیز ارشاد ہے:

(اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰھِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَھٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ (آل عمران ٣ ٦٨

''ابراہیم (علیہ السلام) سے سب لوگوں سے قریب تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہ نبی اور ایمان والے اور اللہ مومنوں کا دوست ہے ۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

(ثُمَّ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (النحل ١٦ ١٢٣

''پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ ابراہیم حنیف کی ملی کی پیروی کیجئے وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ۔''

نیز ارشاد ہے:

(وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ (الصف ٦١ ٦

اور جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا: ''اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی والی چیز یعنی تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام محمد ہے ۔''

نیز فرمان الٰہی ہے:

(وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ مِنَ الْکِتٰبِ وَمُھَیْمِنًا عَلَیْہِ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَھُمْ عَمَّا جَآءَکَ مِنَ الْحَقِّ لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَۃً وَّمِنْھَاجًا (المائدۃ ٥ ٤٨

''ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے، جو اپنے سے پہلی والی کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے جو ان کی محافظ ہے ۔ لہٰذا ان کے درمیان اس (رہنمائی) کے مطابق فیصلہ کیجئے جو اللہ نے نازل کی ہے اور آپ کے پاس جو حق آگیا ہے اسے چھوڑ کر ان کی خواہشتا کی پیروی نہ کیجئے ہم نے سب کے لئے ایک شریعت اور راستہ مقرر کیا ہے ۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی صحیح سند سے مروی ہے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ، الْاَنْبِیَاءُ اِخْوَۃٌ لِعَلَّاتٍ اُمَّھَاتُھُمْ شَتّٰی وَدِیْنُھُمْ وَاحِدٌ)

(میں دنیا اور آخرت میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے سب لوگوں کی نسبت زیادہ قریب ہوں ۔ تمام نبی سوتیلے بھائیوں کی طرح ہیں، ان کی مائیں الگ الگ ہیں اور ان کا دین ایک ہے ہے'' (صحیح بخاری''

یہودو نصاریٰ نے اللہ کے کلام میں تحریف کی اور جو بات انہیں کی گئی تھی 'اس کو چھوڑ کر دوسری بات کہنے لگے، اس طرح دین کے بنیادی عقائد اور عملی شریعت کو کچھ کا کچھ بنادیا ۔ مثلاً یہود کہتے ہیں کہ عزیز اللہ کے بیٹے (٢) ہیں اور کہتے ہیں ''کہ اللہ تعالیٰ چھ دن میں زمین آسمان پیدا کرکے تھک گیا، اس لئے ہفتہ کے دن آرام کیا، اور کہتے ہیں کہ م نے عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا اور قتل کردیا ۔'' اس کے علاوہ انہوں نے حیلہ کرکے ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار جائز کرلیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا تھا اور شادی شدہ زانی کی حد ختم کردی اور انہوں نے کہا:

(اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ (آل عمران ٣ ١٨١

''اللہ مفلس ہے اور ہم دولت مند ہیں ۔''

اور کہا:

(یَدُ اللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ (المائدۃ ٥ ٦٤

''اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ۔''

اس طرح خواہش نفس کی پیروی کرتے ہوئے جان وبوجھ کر قولی اور عملی تحریف کے مرتکب ہوئے ۔ اسی طرح عیسائیوں نے مسیح علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور الٰہ (معبود) قرار دیا اور عیسیٰ علیہ السلام کے قتیل یا صلیب کے عقیدہ میں یہود کی تصدیق کی اور دونوں گروہوں (یہودو نصاریٰ) نے خود کو اللہ کے بیٹے اور پیارے ''قرار دیا'' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی شریعت کا انکار کیا، حالانکہ ان سے عہد وپیمان لیا گیا تھا کہ وہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کری گے اور آپ کی مدد کریں گے۔ انہوں نے اس کا اقرار کیا تھا۔ اس کے علاوہ دونوں گروہوں کے اور بھی بہت سے ناگفتہ بہ عقائد ہیں، جن میں تناقص بھی پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر ان کے جھوٹ 'افتراء پردازی' اللہ کے نازل کردہ عقائد اور عملی احکام میں تحریف وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے اور انکی بدکرداریوں کو واضح کر دیا ہے اور انا کے اقوال کی تردید فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ) (البقرة ۲: ۷۹۔۸۰

ہلاکت ہے ان لوگوں کیلیئے جو (خود) اپنے ہاتھوں سے تحریر لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں "یہ اللہ کی طرف سے (نازل شدہ) ہے" تاکہ اس سے تھوڑی سی اجرت حاصل کرلیں۔ تو ان کے لئے ہلاکت ہے اس چیز کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے لکھی اور ان کے لئے ہلاکت ہے اس چیز کی وجہ سے جو وہ کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں آگ نہیں چھوئے گی مگر چند روز۔ فرمادیجئے "کیا تم نے اللہ سے عہد لے رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی ہرگز خلاف ورزی نہیں فرمائیں گے، یا تم اللہ کے متعلق وہ کچھ کہہ رہے ہو جس کا تمہیں علم نہیں؟"

نیز فرمایا:

(وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ) (البقرة ۲ ۱۱۱

"وہ کہتے ہیں کہ جنت میں صرف وہی داخل ہوگا جو یہودی یا عیسائی ہوگا۔ یہ ان کی (بے بنیاد) آرزوئیں ہیں، فرمائیے "اگر سچے ہو تو دلیل پش کرو۔"

اور ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ) (البقرة ۲: ۱۳۵۔۱۳۶

وہ کہتے ہیں "یہودی یا عیسائی ہو جاؤ 'ہدایت پاؤ گے، کہہ دیجئے "بلکہ یک طرفہ (صرف ایک اللہ کی طرف مائل ہونے والے) ابراہیم کی ملت (اختیار کرو) وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔" تم کہو "ہم ایمان لے آئیں ہیں اللہ پر اور جو کچھ ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اور جو ابراہیم 'اسماعیل 'اسحاق 'یعقوب علیہ السلام اور (ان کی) اولاد کی طرف نازل کیا گیا ہے (اس پر بھی) اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کو ملا اور جو (دوسرے تمام) انبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ملا (ہم سب پر ایمان لاتے ہیں) ہم ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (اللہ) کے فرمانبردار ہیں۔"

(وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ) (آل عمران ۳ ۷۸

اور ان میں سے کچھ افراد ایسے ہیں جو زبانیں موڑ کر ایک تحریر پڑھتے ہیں تاکہ تم اسے (اللہ کی طرف سے نازل شدہ) کتاب سمجھ لو، حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں "یہ اللہ کے پاس سے (نازل شدہ) ہے حالانکہ وہ اللہ کے پاس سے نہیں ہے اور وہ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ انہیں معلوم ہے۔"

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا) (النساء ۴ ۱۵۵۔۱۵۸

ہم نے ان لعنت کی) کیونکہ انہوں نے اپنا وعدہ توڑا اور اللہ کی آیات کا انکار کیا اور انبیاء کو ناحق قتل کیا اور کہا کہ ہمارے دل پردوں میں ہیں۔ بلکہ الہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان (کے دلوں) پر مہر لگا دی ہے، اس لیے وہ کم) ہی ایمان لاتے ہیں اور چونکہ انہوں نے کفر کیا اور مریم پر بہت بڑا بہتان باندھا اور کہا کہ ہم نے عیسیٰ بن مریم 'اللہ کے رسول کو قتل کر دیا ہے۔ انہوں نے اسے قتل کیا نہ سولی چڑھایا "لیکن انہیں شبہ ڈال دیا گیا اور جو وگ اس کے باریمیں اختلاف کرتے ہیں، وہ اس کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہیں، انہیں اس کے بارے میں کچھ بھی علم نہیں مگر ظن وگمان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اسے یقیناً قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔"

اس کے علاوہ ارشاد ہے:

(وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ) (المائدة ۵ ۱۸

یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ فرمادیجئے: پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے؟ بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) تم اللہ کے پیدا کیئے گئے ہوئے (انسانوں) میں سے سے انسان ہی ہو۔"

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

(وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ) (التوبة ۹ ۳۰۔۳۱

یہود کہتے ہیں "عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں "مسیح اللہ کا بیٹا ہے" یہ ان کے مونہوں کی باتیں ہیں، ان لوگوں کے قول کی نقل کر رہے ہیں جنھوں نے پہلے کفر کیا۔ اللہ انہیں ہلاک کرنے! کہاں بھٹک رہے ہیں۔ انہوں"

''(نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور صوفیاء کو رب بنالیا اور مسیح ابن مریم کو بھی (رب بنالیا

نیز ارشاد فرمایا:

(وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ (البقرۃ ۲ ۱۰۹

''بہت سے اہل کتاب اپنے دلوں کے حسد کی وجہ سے حق واضح طور پر معلوم ہوجانے کے بعد بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنادیں۔

اس کے علاوہ بھی بہت سی آیات ہیں جن سے ان کے ایسے ایسے جھوٹ' تناقص اور شرمناک اعمال سامنے آتے ہیں کہ انتہائی تعجب ہوتا ہے ہمارا مقصد محض بطور مثال ان کے بعض حالات بیان کرنا ہے۔ جو آئندہ شق کے لئے تمہید کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(۳) مندرجہ بالا دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ تمام مذاہب کی اصل تعلیمات جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے نازل فرمائی تھیں وہ یکساں ہی' لہٰذا ان کو قریب لانے کے لئے کسی کوشش کی ضرورت نہیں اور مندرجہ بالا دلائل سے یہ بھی واضح ہوگیا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ تعلیمات میں تحریف کرکے انہیں کچھ سے کچھ بناڈالا۔ ان کا یہ عمل جھوٹ' بہتان' کفر اور گمراہی پر مبنی ہے۔ اس لئے اللہ کے رسول جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف اور دیگر تمام اقوام مبعوث ہوئے، تاکہ جس حق کو وہ چھپاتے تھے، ظاہر کردیا جائے اور جو عقیدہ اور احکام انہوں نے خراب کردیئے تھے ان کی اصلاح کردی جائے اور اس طرح انہیں بھی اور دوسروں کو بھی صراط مستقیم کی نشاندہی کردی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيرٍ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
(المائدۃ ۵ ۱۵۔۱۶))

''اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول آگیا ہے، تم کتاب میں سے جو کچھ چھپاتے تے اس میں سے بہت کچھ وہ تم کو بتاتا ہے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرجاتا ہے۔ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ ان لوگوں کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے جو اس کی خوشنودی کی اتباع کرتے ہیں۔ وہ انہیں اللہ کے حکم سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے اور انہیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔''

اور فرمایا:

(يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (المائدۃ ۵ ۱۹

''اے اہل کتاب! سلسلہ رسالت میں ایک وقفہ کے بعد تمہارے پاس ہمارا رسول آگیا ہے جو تمہیں وضاحت سے (سب کچھ) بتاتا ہے تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس تو کوئی خوشخبری دینے والا یا تنبیہ کرنے والا نہیں آیا۔ تو (اب) تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور متنبہ کرنے والا آچکا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے تو ان کیلیئے واضح کردیا تھا لیکن انہوں نے محض حسد کی وجہ سے سرکشی اور زیادتی کرتے ہوئے اسے قبول نہ کیا اور دوستوں کو بھی اسے قبول کرنے سے منع کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ (البقرۃ ۲ ۱۰۹

''بہت سے اہل کتاب اپنے دلوں سے حسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنادیں، جب کہ ان کے لئے حق واضح ہوچکا ہے۔''

نیز ارشاد ربانی ہے:

(وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (البقرۃ ۲ ۸۹

''جب ان کے پاس اللہ کے پاس سے کتاب آگئی؟ جو اس (صحیح علم) کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس موجود ہے اور وہ اس سے پہلے کافروں پر فتح طلب کرتے تھے۔ تو جب ان کے پاس وہ (کتاب) آئی جسے انہوں نے پہچان لیا (کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہے) تو انہوں نے اس کا انکار کیا، پس اللہ کی لعنت ہے کافروں پر۔''

مزید ارشاد الٰہی ہے:

(وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (البقرۃ ۲ ۱۰۱

''جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول اس چیز کی تصدیق کرتا ہوا آیا جو ان کے پاس موجود ہے، تو جنہیں کتاب دی گئی تھی ان کے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا گویا کہ وہ (اسے) جانتے ہی نہیں۔''

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً

''اہل کتاب اور مشرکین میں جو کافر ہوئے ہو باز آنے والے نہیں تھے حتیٰ کہ ان کے پاس واضح دلیل آجاتی اللہ کی طرف سے ایک رسول جو پاکیزہ صحیفے پڑھتا ہے۔''

لہٰذا ایک عقل مند آدمی' جسے ان کا باطل پر اڑنا، جان بوجھ کر گمراہی میں آگے بڑھتے چلے جانا، حسد اور خواہشات نفسانی کی وجہ سے حق کو قبول نہ کرنا معلوم ہو، کس طرح امید کرسکتے ہے کہ اس قسم کے افراد اور سچے مسلمان ایک

دوسرے کے قریب آسکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (البقرۃ ۲ ۷۵

''اے مومنو! کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ وہ تمہاری بات مان لیں گے حالانکہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کا کلام سنتے ہیں پھر اسے سمجھنے کے بعد اس میں تحریف کردیتے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہوتے ہیں)''

اور فرمایا:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ○ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (البقرۃ ۲ ۱۱۹-۱۲۰))

''ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور تنبیہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور آپ سے جہنم والوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا اور آپ سے یہود و نصاریٰ کبھی راضی نہیں ہوسکتے حتیٰ کہ آپ ان کی ملت (مذہب وتہذیب) کی پیروی کرلیں اور اگر آپ نے اس علم کے بعد بھی' جو آپ کے پاس آچکا ہے۔ ان کی خواہشات نفس کی پیروی کی تو اللہ سے آپ کا کوئی دوست یا مددگار (آپ کو بچانے والا) نہیں ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (آل عمران ۳ ۸۶

''اللہ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا وار انہوں نے یہ گواہی بھی دی کہ رسول سچا ہے اور ان کے پاس واضح دلائل آچکے اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔''

بلکہ یہ اہل کتاب اگر اللہ' رسول اور مومنوں سے عداوت رکھنے میں مشرکوں سے بڑھ کر نہیں، تو ان سے کم بھی نہیں، اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے بارے میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ہدایت دی ہے:

(فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ (القلم ۶۸ ۸-۹

''جھٹلانے والوں کی یہ بات نہ ماننے۔ یہ چاہتے ہیں کہ آپ نرم ہوجائیں تو وہ بھی نرم ہوجائیں۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ

''کہہ دیجئے۔ اے کافرو جسے تم پوجتے ہو میں نہیں پوجتا اور نہ تم اس کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ نہ میں ان کو پوجنے والا ہوں جن کی تم پوجا کرتے ہوا اور نہ تم اسکی عبادت کرنیوالے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین میرے لئے میرا دین۔''

جو شخص اسلام اور یہودیت یا اسلام اور مسیحیت کو ایک دوسرے کے قریب لانا چاہتا ہے اس کی مثال تو ایسے ہے جیسے کوئی شخص دو متناقض امور کو جمع کرنے کی کوشش کر رہا ہو، یا کوئی شخص حق اور باطل کو باہم اکٹھا کرنا چاہتا ہو، یا کفر اور ایمان کو ایک کرنا چاہتا ہو۔ اس کی تو وہی مثال ہے جو اس شعر میں بیان کی گئی ہے۔

اَيُّهَا الْمُنْكِحُ الثُّرَيَّا سُهَيْلًا عَمَّرَكَ اللّٰهُ كَيْفَ يَلْتَقِيَانِ

هِيَ شَامِيَّةٌ اِذَا مَا اسْتَقَلَّتْ وَسُهَيْلٌ اِذَا اسْتَقَلَّ يَمَانٍ

''اے ثریا (ستارے) کا نکاح سہیل (ستارے) سے کرنے والے! تجھے اللہ آباد رکھے! یہ آپس میں کس طرح ملیں گے؟ ثریا جب بلند ہوتی ہے تو شام کی طرف ہوتی ہے اور سہیل جب بلند ہوتا ہے تو یمن کی طرف ہوتا ہے''

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ انسانی جانوں کی حفاظت کیلئے جنگ کے ہولناک نتائج سے بچنے کیلئے، انسانوں کو زمین میں سفر کا موقع دینے کیلئے ہم ان لوگوں سے جنگ بندی کرلیں یا دقتی طور پر صلح کرلیں تاکہ (۴) لوگ روزی کما سکیں، دنیا کو آباد کرسکیں، حق کی طرف بلاسکیں، لوگوں کو سیدھی راہ دکھاسکیں اور انصاف کا عملی نمونہ پیش کرسکیں؟ اگر کوئی یہ بات کہے تو اس میں یہ خیال رکھنا لازمی ہوگا کہ حق کو حق کہا جائے، اس کی تائید کی جائے تاکہ اس کے نتیجہ میں مسلمان غیر مسلموں کے مقابلے میں نام نہاد مصلحتوں کا شکار ہو کر اللہ کے احکامات اور اپنی خودداری اور عزت نفس سے دست بردار نہ ہوجائیں، بلکہ انہیں چاہئے کہ اپنے عزوشرف کا پورا پورا خیال رکھیں۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پوری طرح عمل پیرا رہیں۔ قرآن مجید سے رہنمائی حاصل کرتے رہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو پیش نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (الانفال ۸ ۶۱

''اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی مائل ہوجائیں اور اللہ پر اعتماد رکھیں۔ یقیناً وہی (سب کچھ) سننے والا، جاننے والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ (محمد ۴۷ ۳۵

''تم کمزور نہ پڑجاؤ اور صلح کی دعوت نہ دو، تم ہی بلند تر ہو، اللہ تمہارے ساتھ ہے، وہ تمہارے عملوں میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔''

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عملی تفسیر متعدد مواقع پر پیش فرمائی۔ حدیبیہ کے موقع پر قریش سے صلح کی 'مدینہ منورہ میں جنگ خندق سے پہلے یہود کے ساتھ صلح کی اور غزوہ تبوک کے موقع پر روم کے نصاریٰ سے صلح کی۔ چانچہ اس کے واضح اثرات اور عظیم نتائج سامنے آئے، امن قائم ہوا، انسانی جانوں کی حفاظت ہوئی' حق کو مدد ہوئی اور اسے زمین میں شوکت حاصل ہوئی 'لوگ جوق درجوق اسلام میں داخل ہوئے اور سب لوگ اپنی زندگی میں دینی اور دنیوی طور پر اس پر عمل کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کی وجہ سے خوشحالی 'ترقی 'اسلامی سلطنت کی قوت اور اسلام دامن کی دولت سے بہرور علاقوں کی وسعت کے خوشگوار نتائج حاصل ہوئے۔ تاریخ انسانیت اور حیات انسانی کی عملی صورت حال اس کی سب سے مضبوط دلیل اور واضح گواہی ہے، بشرطیکہ انصاف سے کام لیا جائے اور توجہ سے بات سنی جائے، مزاج میں اعتدال ہو اور سوچ افراط وتفریط سے پاک ہو، عصبیت اور خواہ مخواہ کے جھگڑے سے پرہیز کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہی سیدھی راہ کی ہدایت دینے والا ہے۔ وہی ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

(۵) دوروز 'نصیری 'اسماعیلی اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے بابی اور بہائی سب کے سب قرآن وحدیث کی نصوص کو اپنی مرضی کے معنی پہناتے ہیں اور اپنے لئے ایسی خودساختہ شریعت تیار کرلیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں کی۔ انہوں نے اپنی خواہشات نفس کے پیچھے لگ کر تحریف وتبدیل کا وہ راستہ اختیار کیا ہے جو یہود و نصاریٰ نے اختیار کیا تھا۔ اس ضمن میں انہوں نے پہلے فتنے کے لیڈر عبداللہ بن سبا حمیری کی تقلید کی ہے جو بدعت' گمراہی اور تفریق بین المسلمین کا علم بردار تھا۔ اس کی شرارت اور گمراہی نے خوب پر پرزے نکالے اور اس کیوجہ سے بہت سے گروہ گمراہ ہوگئے اور انہوں نے کفریہ عقائد اختیار کرلئے اور مسلمانوں میں اختلاف جڑپکڑگیا۔ اب اس قسم کی کوشش کی کامیابی کی امید نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ یہ لوگ گمراہی 'الحاد 'کفر، مسلمانوں سے حسد اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کے لحاظ سے یہود و نصاریٰ سے گہری مشابہت رکھتے ہیں، اگرچہ ان کے درمیان آپس میں تعلقات بھی ہوں، ان کی جماعتیں الگ الگ ہوں، ان کے مقاصد اور خواہشات مختلف ہوں۔ ان کی مثال ایسے ہی ہے جیسے یہود و نصاریٰ آپس میں اختلاف رکھنے کے باوجود مسلمانوں کے خلاف متحد ہوجاتے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد مصر کی جامع ازھر کے بعض علماء نے ایران کے رافضی ''قمی'' سے قربت کی کافی کوشش کی اور متعدد پاکیزوں دل سچے علماء بھی اس دھوکے میں آگئے، حتیٰ کہ انہوں نے ''التقریب'' کے نام سے ایک رسالہ بھی جاری کیا۔ لیکن جلد ہی انہیں حقیقت حال کا علم ہوگیا۔ لہٰذا ''جماعت التقریب'' کے نام سے رسالہ بھی جاری کیا۔ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ کیونکہ دل ایک دسرے سے دور ہیں، خیالات اور آراء میں بے حد اختلاف ہے اور عقائد باہم متضاد ہیں، تو پھر اجتماع ضدین کس طرح ممکن ہے؟

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم - صفحہ 85

محدث فتویٰ